شذرات

دنیا بھر کی مسلمان اقوام میں برعظیم پاک و ہند میں آباد مسلمان واحد مسلمان قوم ہیں، جن کے ہاں بغداد کی تباہی کے بعد اسلامی تاریخ میں زوال کا جو طویل دور شروع ہوا، اس میں اسلامی علوم و فنون کا سلسلہ کسی نہ کسی شکل میں برابر جاری رہا۔ ورنہ جہاں تک عربی ممالک کا تعلق ہے، وہاں کے علما کی تمام تر علمی سرگرمیاں فقہ کے چار مذاہب تک محدود ہو کر رہ گئی تھیں۔ سید جمال الدین افغانی جب مصر تشریف لے گئے تو انھوں نے پہلی دفعہ جامعہ ازہر کے حلقوں میں عقلیات کا درس شروع کیا۔ اسی طرح اس دور میں عربی دنیا کے علما کی علم حدیث کی طرف بھی کم توجہ رہی۔ چنانچہ سید رشید رضا نے اعتراف کیا ہے کہ اس دور میں علم حدیث میں ہم "ہندی" بھائیوں کے بڑے ممنون ہیں۔

بے شک ایران میں سقوط بغداد کے بعد عقلیات کو بڑا فروغ حاصل ہوا۔ اور برعظیم پاک و ہند میں عقلیات کی درس و تدریس اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، لیکن ایران میں اس زمانے میں دوسرے اسلامی علوم کی طرف بہت کم توجہ رہی۔ اور تو اور اسلامی طب، جسے ہم یہاں یونانی طب کہتے ہیں، پہلے کی طرح اس وقت بھی ہمارے ہاں یہ طریقۂ علاج رائج ہے، اور اس کی مستقل اہمیت و افادیت تسلیم کی جاتی ہے —— ان سات آٹھ صدیوں میں برعظیم کی ملت اسلامیہ نے اسلامی علوم و فنون کی جو بیش بہا خدمات کیں، ادارۂ ثقافت اسلامیہ کا ایک بنیادی مقصد یہ بھی ہے کہ وہ ان کے بارے میں کتابوں کا ایک سلسلہ مدوّن کرائے۔ اسی طرح برعظیم کے مسلمانوں نے فلسفہ، منطق اور تصوف وغیرہ میں جو امٹ نقوش چھوڑے ہیں، ادارہ نے انھیں بھی منضبط کرنے کا پروگرام بنایا ہے۔ ادارہ کی کوشش یہ ہے کہ اس طرح برعظیم کی ملت اسلامیہ کی پوری علمی، فکری، تہذیبی اور اجتماعی تاریخ مدوّن کر دی جائے۔

ابھی حال میں ادارہ نے پروفیسر براؤن کی کتاب "طب العرب" کے ترجمے کا دوسرا ایڈیشن مع طویل حواشی کے شائع کیا ہے۔ عہد اسلام کے ابتدا ہی سے برعظیم میں فقہی فتاوے تدوین کیے جانے لگے تھے۔ ادارہ کے ایک رکن مولانا محمد اسحاق ان پر تحقیق کر رہے ہیں۔ امید ہے مسلمانوں کی ان فقہی سرگرمیوں کی تاریخ عنقریب ادارہ کی طرف سے شائع ہو جائے گی۔